Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

فون نمبر ۳۹

یوم مسئلہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۲۸/۳۳ | ۱۳ محرم الحرام ۱۴۰۰ھ ۲۴ فتح ۱۳۵۸ ہش ۲۴ دسمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۷۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۴ فتح / دسمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارے میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے"

احباب جماعت حضرت سیدہ موصوفہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

تقریبِ رخصتانہ اور دعوتِ ولیمہ

عزیزم ایم۔ خواجہ لندن کی اطلاع کے مطابق ۱۷ نومبر ۱۹۷۹ء کو عزیزہ آنسہ بنت خواجہ منیر الدین قمر کا نکاح عزیزم مبارک احمد ابن مکرم بابو فضل الٰہی صاحب مرحوم آف برمنگھم سے بعوض مہر ۔/۲۵۰۰ پونڈ محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے مسجد سے متصل ہال میں پڑھا اور نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی۔ اس تقریب میں جماعت کے معززین محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب، منیر الدین صاحب شمس نائب امام نیز ساقی صاحب، بشیر صاحب اور حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ ہالینڈ وغیرہ اور فیملی کے احمدی اور غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔ اور اسی دن رخصتانہ عمل میں آیا۔

دوسرے دن اسی ہال میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام کیا گیا جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شمولیت فرمائی اور بخیر و خوبی دونوں تقاریب اختتام پذیر ہوئیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

(قمر الدین مولوی فاضل۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی
ہر مسلمان پر فرض ہے

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام،

حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے بے غرضانہ پیار کرتا ہے

اسے اگر کہا جائے کہ اسکو کچھ نہیں ملے گا تو بھی وہ محبتِ الٰہی کو ہرگز نہیں چھوڑ سکتا

ارشادِ باری تعالیٰ

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (الانعام: ۱۶۳)

ترجمہ:۔ تو کہدے کہ میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ ہی کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ حَلَاوَۃَ الْاِیْمَانِ: اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ، وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔ (بخاری)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تین باتیں ایسی ہیں جس میں ہوں وہ ایمان کی حلاوت اور مٹھاس کو محسوس کرے گا۔ اوّل یہ کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول باقی تمام چیزوں سے اسے زیادہ محبوب ہوں۔ وہ صرف اللہ تعالیٰ کی خاطر کسی سے محبت کرے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے کفر سے نکل آنے کے بعد پھر کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ناپسند کرے جتنا کہ وہ آگ میں ڈالے جانے کو ناپسند کرتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"مسلمان وہ ہے جو اپنے تمام وجود کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کیلئے وقف کردے اور سپرد کر دے اور اعتقادی اور عملی طور پر اس کا مقصود اور غرض اللہ تعالیٰ ہی کی رضا اور خوشنودی ہو اور تمام نیکیاں اور اعمالِ حسنہ جو اس سے صادر ہوں وہ بمشقت اور مشکل کی راہ سے نہ ہوں بلکہ ان میں ایک لذت اور حلاوت کی کشش ہو جو ہر قسم کی تکلیف کو راحت سے تبدیل کر دے۔

حقیقی مسلمان اللہ تعالیٰ سے پیار کرتا ہے یہ کہکر اور مان کر کہ وہ میرا محبوب و مولا پیدا کرنے والا اور محسن ہے۔ اس لئے اس کے آستانہ پر سر رکھ دیتا ہے۔ سچے مسلمان کو اگر کہا جائے کہ ان اعمال کی پاداش میں کچھ بھی نہیں ملے گا اور نہ بہشت ہے اور نہ دوزخ ہے اور نہ آرام ہیں نہ لذات ہیں تو وہ اپنے اعمالِ صالحہ اور محبتِ الٰہی کو ہرگز ہرگز نہیں چھوڑ سکتا۔ کیونکہ اس کی عبادات اور خدا تعالیٰ سے تعلق اور اس کی فرمانبرداری اور اطاعت میں فنا کسی پاداش یا اجر کی بناء اور امید پر نہیں ہے بلکہ وہ اپنے وجود کو ایسی چیز سمجھتا ہے کہ وہ حقیقت میں خدا تعالیٰ ہی کی شناخت اس کی محبت اور اطاعت کیلئے بنائی گئی ہے اور کوئی غرض اور مقصد اس کا ہے ہی نہیں۔ اسی لئے وہ اپنی خداداد قوتوں کو جب ان اغراض اور مقاصد میں صرف کرتا ہے تو اس کو اپنے محبوب حقیقی ہی کا چہرہ نظر آتا ہے بہشت اور دوزخ پر اس کی اصلاً نظر نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۸۲)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۳ر محرم الحرام ۱۴۰۰ھ
۴ر فتح ۱۳۵۸ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صفاتِ الٰہیہ کے دو خاص جلوے اور انسانوں کا فرض

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس امر کو بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے کہ وہ سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ اُس کی رحمت نے ہر چیز کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ ہر وہ چیز جو قائم ہے اور نشو و نما پا رہی ہے اور ارتقاء کی منزلیں طے کر رہی ہے تو اس لئے کہ خدا کی رحمتِ بے پایاں نے اسے سہارا دے رکھا ہے۔ اگر وہ اپنی رحمت کا سہارا اٹھالے تو کوئی چیز تو درکنار تمام عالمین چشم زدن میں فنا ہو جائیں۔

ایک طرف جہاں خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہے وہاں وہ شدید العقاب بھی ہے۔ وہ اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اور اپنی بے حد بے حساب رحمت سے انہیں نوازتا چلا جاتا ہے۔ وہ ان کی نافرمانیوں، بے اعتدالیوں اور بدعہدیوں سے درگزر کرتا ہے اور ایک زمانہ تک درگزر کرتا چلا جاتا ہے۔ یہ اُس کے ارحم الراحمین ہونے کا ہی ایک ثبوت ہے کہ وہ بندوں کی نافرمانیوں بے اعتدالیوں اور بدعہدیوں کے باوجود انہیں یکدم نہیں پکڑتا بلکہ انہیں ڈھیل پہ ڈھیل اور مہلت پہ مہلت دیتا چلا جاتا ہے اور غرض اس ڈھیل اور مہلت سے یہ ہوتی ہے کہ اُس کے بندے رحمت و رافت کے اس غیر معمولی سلوک سے فائدہ اٹھا کر نافرمانیوں، بے اعتدالیوں اور بدعہدیوں سے باز آجائیں اور اطاعت و فرمانبرداری کا اعلیٰ نمونہ پیش کر کے اُس کے کبھی ختم نہ ہونے والے دائمی فضلوں کے وارث بنیں۔ لیکن جب وہ کسی طور بھی نافرمانیوں بے اعتدالیوں اور بدعہدیوں سے باز نہیں آتے بلکہ گناہوں کے ارتکاب میں ان کی بے خوفی اور دلیری بڑھتی ہی چلی جاتی ہے تو پھر وہ ان کی اصلاح کی خاطر ان پر گرفت کا فیصلہ کرتا ہے اور گرفت کا یہ فیصلہ بھی اس کے رحم کا ہی ایک تقاضا ہوتا ہے۔ اُس وقت وہ انہیں باور کراتا ہے کہ وہ ارحم الراحمین ہونے کے ساتھ ساتھ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بھی ہے۔ اور جب وہ یہ باور کرانے کا فیصلہ کرتا ہے تو کسی کی پرواہ نہیں کرتا نہ چھوٹوں کی نہ بڑوں کی، نہ امیروں کی اور نہ غریبوں کی، نہ افراد کی اور نہ اقوام کی۔ ہر چند کہ وہ کسی کی پرواہ نہیں کرتا تاہم وہ ایسا کرنے میں معمولی سے ظلم کا بھی روادار نہیں ہوتا۔ وہ اُسی صورت میں اپنا غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ہونا باور کراتا ہے جب خود بندوں کی نافرمانیوں کی وجہ سے ایسا کرنا ناگزیر ہو جاتا ہے۔

یوں تو اللہ تعالیٰ نے اُن نافرمانیوں کا جن سے بندوں کے کسی صورت باز نہ آنے پر وہ بالآخر اپنے غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اور شَدِیْدُ الْعِقَابِ ہونے کا ثبوت دیتا ہے خاصی تفصیل سے ذکر کیا ہے لیکن فی الوقت ان میں سے ہم ایک خاص نافرمانی کا ذکر کرنا چاہتے ہیں اور وہ ہے اللہ کے فضلوں اور انعاموں پر ناشکر گزاری۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کو اپنے فضلوں اور انعاموں سے نوازتا ہے، اسے دنیا میں سربلندی اور سرفرازی عطا کرتا ہے اور ترقیات کے دروازے اس پر کھولتا ہے اور وہ اس احسانِ عظیم پر شکر گزار ہونے کی بجائے ناشکری کی مرتکب ہوتی ہے اور اس میں بڑھتی ہی چلی جاتی ہے تو پھر وہ ضرور اسے باور کراتا ہے کہ وہ ارحم الراحمین ہی نہیں بلکہ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ بھی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اپنے بے شمار احسانات یاد دلانے کے بعد بندوں کو مخاطب کر کے فرماتا ہے:

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ۖ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۚ فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ ۝ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْكُمْ ۖ وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ ۚ وَاِنْ تَشْكُرُوْا يَرْضَهُ لَكُمْ ۗ

(الزمر آیات ۷، ۸)

ترجمہ:۔ یہ (یعنی اتنے احسان کرنے والا) اللہ تمہارا رب ہے۔ بادشاہت اُسی کے قبضہ میں ہے۔ صرف وہی ایک معبود ہے۔ پس تم کہاں پھرائے جا رہے ہو۔ اگر تم ناشکری کرو تو (ایسی صورت میں خوب جان لو کہ) اللہ تم سے بے نیاز ہے (یعنی اسے تمہاری پرواہ ہی کیا ہے)۔ وہ اپنے بندوں کے لئے ناشکری کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور اگر تم شکر کرو تو وہ تم سے راضی ہو گا۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ بندوں کی ناشکری کے ضمن میں اپنے بے نیاز ہونے کا ذکر کرتے ہوئے ایک اور جگہ فرماتا ہے:

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ ۚ وَمَنْ يَّشْكُرْ فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ حَمِيْدٌ ۝ (لقمان آیت ۱۳)

ترجمہ:۔ اور بالتحقیق ہم نے لقمان کو دانائی عطا کی کہ وہ اللہ کا شکر ادا کرے اور جو بھی اُس کا شکر ادا کرے گا تو اس کے شکر کرنے کا فائدہ اُسی کی جان کو پہنچے گا۔ اور جس نے ناشکری کی تو یقیناً اللہ بے نیاز اور بڑی حمد والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے بے نیاز بلکہ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ ہونے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ نافرمانیوں اور ناسپاسیوں پر سخت گرفت کرنے والا اور سخت سزا دینے والا بھی ہے چنانچہ اُس نے قرآن مجید میں اپنے ارحم الراحمین ہونے کے علاوہ بار بار اپنے شَدِیْدُ الْعِقَابِ، شَدِیْدُ الْعَذَابِ اور شَدِیْدُ الْمِحَالِ ہونے کا بھی ذکر کیا ہے اور اس ضمن میں خبردار فرمایا ہے:

اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْدٌ ۝ اِنَّهٗ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيْدُ ۝ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ (البروج آیات ۱۳ تا ۱۵)

ترجمہ:۔ یقیناً تیرے رب کی گرفت سخت ہوا کرتی ہے۔ وہی دنیا کے عذاب کو شروع کرتا ہے اور (اگر کوئی قوم باز نہ آئے۔ تو) بار بار عذاب لاتا ہے۔ اور (اس کے ساتھ ہی) وہ بے انتہا بخشنے والا اور بے انتہا محبت کرنے والا بھی ہے۔

جب خدا تعالیٰ ارحم الراحمین ہونے کے ساتھ ساتھ شدید العقاب بھی ہے تو افراد اور اقوام کے لئے عافیت اسی میں ہے کہ وہ بے خوفی کی زندگی نہ گزاریں بلکہ اُس کے شدید العقاب ہونے کا خوف اپنے دل میں پیدا کر کے ایسے کام کرنے سے بچیں جن سے وہ ناراض ہوتا ہے تاکہ اُس کی بطش شدید سے بچ سکیں۔ اور پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ محبت الٰہی کے زیر اثر ایسے نیک اعمال بجا لائیں جو اُس کی رضاء پر منتج ہوں تاکہ وہ اس کے فضلوں اور انعاموں کے مورد بن سکیں۔ بالخصوص ایسے وقت اور زمانہ میں جب خدا تعالیٰ وقفہ وقفہ سے اتلاف جان و مال کی صورت میں ظاہر ہونے والے انتہائی تکلیف دہ واقعات کے ذریعہ اپنے غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِیْنَ اور شدید العقاب ہونے کا ثبوت دے تو افراد اور اقوام کا خواہ ان کا تعلق کسی بھی مذہب اور عقیدہ سے ہو یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ خشیت الٰہی کے زیر اثر ایسے اعمال سے کلّی اجتناب کا عہد کریں جن سے خدا تعالیٰ ناراض ہوتا ہے اور پھر ان کا یہ اجتناب محض عارضی نہیں بلکہ مستقل نوعیت کا ہونا چاہیئے کیونکہ مصیبت وارد ہونے پر تو خدا کو پکارنے اور مصیبت دُور ہو جانے پر پھر بدعہدی اور نافرمانی کی طرف لوٹ جانے کو خدا تعالیٰ سخت ناپسند کرتا ہے۔ افراد اور اقوام کا یہ وطیرہ بالآخر بطش شدید کی صورت میں ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس انتہائی قابل اعتراض طرزِ عمل اور اس کے انجام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:

وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۗ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۝ (الزمر آیت ۹)

ترجمہ:۔ اور جب کبھی انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے اسے پکارتا ہے۔ پھر جب وہ انسان کو اپنی طرف سے نعمت عطا کر دیتا ہے تو انسان اُس غرض کو بھول جاتا ہے جس کے لئے وہ خدا کو پکارتا تھا اور خدا کے شریک مقرر کر دیتا ہے تاکہ اس کے راستہ سے (لوگوں کو) گمراہ کر دے۔ تو کہہ دے (اے انسان) کچھ دیر اپنی ناشکری کی وجہ سے فائدہ اٹھالے۔ آخر کار (اپنی اس روش کے نتیجہ میں) تو آگ میں پڑنے والا ہے۔

الغرض خدا تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنّت ہے کہ وہ اپنی بے پایاں رحمت کے اُن جلووں کے علاوہ جو ہر لحظہ اور ہر آن ظاہر ہو رہے ہوتے ہیں افراد اور اقوام کی نافرمانیوں کے نتیجہ میں وقفہ وقفہ سے ایسے جلوے بھی ظاہر کرتا ہے جو اُس کے شدید العقاب ہونے پر دلالت کرتے ہیں۔ جب موخر الذکر جلوے وقفہ وقفہ سے بکثرت ظاہر ہونے لگیں تو پھر متاثر ہونے والے افراد یا اقوام پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ حقیقی توبہ کو اپنا شعار بناتے ہوئے ہر قسم کی نافرمانیوں، بے اعتدالیوں اور بدعہدیوں سے ہمیشہ ہمیش کے لئے کنارہ کش ہو جائیں کیونکہ اس نوع کی صفات کے جلوے بطش شدید کا پیش خیمہ بھی ثابت ہو سکتے ہیں۔ العیاذ باللہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اجتماعات عید الاضحیٰ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان

مرتبہ۔ مکرم خواجہ منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لنڈن

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ نے عید الاضحیٰ مورخہ ۳۱ اکتوبر کو مختلف علاقوں میں بڑے اہتمام سے منائی چونکہ انگلستان میں کافی عرصہ پہلے ہال وغیرہ کی بکنگ کروانی پڑتی ہے۔ اس لئے ۱۵۔ ۲۰ روز پہلے ہی فیصلہ کر کے مختلف جماعتوں کو یہ اطلاع کر دی گئی تھی۔ کہ عید کب ہوگی۔ نماز عید با جماعت ادا کئے جانے کے بعد خطبات عید میں حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ کی عظیم قربانی کی یاد تازہ کرائی گئی اور دعاؤں کے ساتھ یہ بابرکت تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ مسجد فضل لنڈن کے علاوہ ایک ملحقہ چھوٹے ہال۔ بڑے ہال اور ایک بڑے شامیانہ کے باوجود چونکہ جگہ ناکافی ہوتی ہے۔ اس لئے مختلف جماعتوں سے کہا جاتا ہے کہ وہ عید کا انتظام اپنے ہاں کریں۔ بین مختلف جماعتوں میں نماز عید ادا کی گئی۔ ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے۔

لنڈن: مسجد فضل لنڈن میں نماز عید کے لئے چونکہ دوست کثرت سے تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لنڈن نے خاکسار کی زیر نگرانی ایک کمیٹی جملہ انتظامات کے سلسلہ میں مقرر فرمادی تھی۔ چنانچہ مسجد۔ چھوٹے ہال اور محمود ہال کی صفائی و تیاری کے علاوہ مشن کے وسیع احاطہ میں ایک بڑا شامیانہ ۴۰ × ۸۵ کرایہ پر حاصل کر کے لگوا دیا گیا تھا جس کی حفاظت کے لئے رات بھر خدام پہرہ دیتے رہے اور عید سے دو روز قبل شدید بارش رہی۔ بھی دعائیں کرتے رہے۔ کہ عید کے روز موسم اچھا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور عید کے روز موسم نہایت اچھا رہا۔

محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام مسجد فضل لنڈن نے نماز عید پڑھانے کے بعد خطبہ عید خدا تعالیٰ کی حمد اور شکر سے شروع کی کہ موسم کل تک بہت خراب تھا۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سنا اور آج موسم نہایت اچھا رہا۔ اس طرح احباب کو کوئی تکلیف نہ ہوئی فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اسی طرح آپ نے اس بات پر بھی خوشنودی کا اظہار کیا کہ مستورات نے پردہ کا خیال رکھا۔ اور ان کے لئے جو راستہ مقرر کیا گیا تھا اسی کو انہوں نے اختیار کیا۔

بعدہ آپ نے نہایت دلکش انداز میں حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت اسمٰعیلؑ اور حضرت ہاجرہؓ نے جو عظیم الشان اور فقید المثال قربانی خدا تعالیٰ کی راہ میں دی، کا تفصیلی کرتے ہوئے فرمایا کہ قریباً ۴ ہزار برس گزرے حضرت ابراہیمؑ نے ایک عظیم قربانی اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کی تھی۔ اتنا لمبا زمانہ گزرنے کے باوجود آج بھی وہ ایک زندہ حقیقت ہے اور اس کی یاد منائی جاتی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بڑھاپے کی عمر میں حضرت اسمٰعیل عطا ہوئے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے اشارہ پاکر انہیں اور انکی والدہ کو ایک وادی غیر ذی زرع میں چھوڑ آئے۔ جہاں نہ سبزہ تھا نہ پانی تھا اور نہ ہی کوئی آبادی۔ یہ خدا تعالیٰ پر کمال درجہ کا توکل تھا۔ وہ بالکل سنسان اور ویران علاقہ تھا۔ لیکن چونکہ یہ خدا کی راہ میں اور اس کی مرضی سے کیا تھا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس وادی کو بھی عظیم الشان بنادیا اور حضرت ابراہیمؑ کی اس قربانی کی یاد کو بھی ہمیشہ کے لئے تابندہ کر دیا۔ اور وجہ یہ تھی کہ یہ قربانی خلوص اور تقویٰ سے کی گئی تھی۔ اسی قربانی کی یاد میں یہ عید منائی جاتی ہے۔ اور ہزاروں قربانیاں کی جاتی ہیں۔ اسلام یہ نمونہ قربانی کا بتلا کر ہر ایک مومن سے قربانی چاہتا ہے۔ اور ایسی قربانی چاہتا ہے جو عظیم بھی ہو اور خلوص پر مبنی بھی ہو۔ اس عظیم قربانی کی یاد میں ہر احمدی کو یہ چاہئے کہ علاوہ جانوروں کی قربانی کے وہ کوئی ایسی قربانی بھی کرے۔ جو خاص شان رکھتی ہو اور اس کے تقویٰ و طہارت کا عملی ثبوت ہو تا اس کو ان برکات سے حصہ ملے۔ جو قربانی کے عوض میں حضرت ابراہیمؑ کی نسل کو ملیں۔ اور حضرت ابراہیمؑ نے جو عظیم قربانی دی تھی۔ یہ قربانی نہ صرف باپ نے دی تھی۔ خاوند نے بھی دی تھی۔ بیوی نے بھی دی تھی اور بیٹے نے بھی دی تھی۔

پھر آپ نے فرمایا کہ عظیم مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری بات ہے کہ قوم کا ہر فرد خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ جوان ہو یا بچہ سب کے سب قربانی میں حصہ لیں اور کوئی پیچھے نہ رہے۔

اس کے بعد آپ نے جماعت کے افراد کو تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمیں اپنے بچوں کو بھی ہمیشہ قربانیاں دیتے رہنے کی طرف توجہ دلاتے رہنا چاہیئے۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ خدا تعالیٰ کے گھر بنانے اور جماعت کے مراکز بنانے کا جو پروگرام ہے اس میں نہ صرف ہمارے مرد اور عورتیں شامل ہوں بلکہ ہمارے جوان اور بچے بھی شامل ہوں۔ میں دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ۱۰ سال تک کی عمر کے بچے کم از کم ۵ پونڈ۔ ۱۰ سال سے ۲۰ سال کی عمر کے بچے کم از کم ۱۰ پونڈ ایسی خواتین جو کماتی نہیں وہ کم از کم ۱۵ پونڈ مساجد فنڈ میں ضرور ادا کریں اور وہ خواتین جو کام کرتی ہیں۔ وہ کم از کم اپنی دو ہفتے کی آمد اس فنڈ میں دیں۔ آپ نے فرمایا کہ مردوں کے لئے کوئی شرح مقرر نہیں۔ انہیں خود سوچ سمجھ کر اپنی حیثیت کے مطابق زیادہ سے زیادہ رقوم اس فنڈ میں دے کر ثواب دارین حاصل کرنا چاہیئے

اس سلسلہ میں آپ نے کمیٹیوں کا بھی اعلان فرمایا جن کے ذمہ یہ ڈیوٹی لگائی گئی کہ وہ جلد از جلد لوگوں سے وعدہ جات وصول کریں۔ اسی طرح تمام ایسی جماعتوں کو جو اپنے ہاں عید کا علیحدہ انتظام کر رہی تھیں انہیں رات ہی بذریعہ ٹیلیفون اس سکیم سے آگاہ کر دیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے بھی خطبات عید میں اس سکیم کا اعلان کیا۔ رپورٹوں سے پتہ چلتا ہے کہ دوست بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لے رہے ہیں۔ خصوصاً بچوں اور مستورات نے تو فوراً ادائیگی بھی شروع کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

پیغام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ

عید کے موقعہ پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے بذریعہ تار مندرجہ ذیل دعائیہ پیغام موصول ہوا تھا جو محترم شیخ صاحب نے پڑھ کر سنایا۔

"Eid mubarak May Allah bless all Ahmadies. Serve humanity & remain faithful to Allah."

Khalifatul Masih

اسی طرح محترم وکیل التبشیر صاحب کی طرف سے بھی اس موقعہ پر دعائیہ پیغام پڑھ کر سنایا۔ اجتماعی دعا کے بعد سب دوستوں کی تواضع چائے سے کی گئی۔ نماز عید میں قریباً دو ہزار دوست شامل ہوئے۔ بعدہ دوستوں نے اور محترم شیخ صاحب نے ایک دوسرے کو عید مبارک کہی اور ملاقاتیں کیں۔ سب احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔

مستورات اور مردوں کے لئے دو علیحدہ علیحدہ راستے بنادیئے گئے تھے۔ اور پردہ کا خاص اہتمام کیا گیا تھا۔ اسی طرح اس موقعہ پر حسب سابق مکرم چوہدری رشید احمد صاحب نے کتابوں کا سٹال لگایا اور مکرم خواجہ رشید الدین صاحب قمر کی زیر نگرانی چندہ جات اور عید فنڈ کی وصولی کے لئے بھی میز لگا کر وصولی کی گئی۔ اسی طرح مکرم ہدایت اللہ صاحب بھنو نے عید سے قبل دریوں وغیرہ کی صفائی اور خدام نے عمومی صفائی مکرم ہاشم سعید صاحب کی زیر نگرانی کی۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ

انگریز ہمسایوں میں کیک کی تقسیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال ۱۶ اکتوبر ۱۹۷۸ء کو مسجد فضل لنڈن میں خطبہ جمعہ میں انگلستان کے احمدیوں کو یہ تلقین فرمائی تھی کہ وہ مقامی انگریزوں سے دوستانہ تعلقات بڑھائیں۔ چنانچہ اس ہدایت کے پیش نظر گزشتہ عید کے موقعہ پر مسجد کے ارد گرد رہنے والے انگریز دوستوں نیز مسجد سے تعلق رکھنے والے دیگر دوستوں کو ڈنر دیا گیا تھا۔ اس مرتبہ امام مسجد فضل لنڈن محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ ہمسایوں کو عید کے موقعہ پر کیک تحفۃً بھجوائے جائیں۔ چنانچہ اس غرض سے ۸۰ کی تعداد میں خوبصورت کیک بنوائے گئے۔ جن پر عید مبارک از طرف مسجد لنڈن

لکھا ہوا تھا. محترم شیخ صاحب نے خاکسار اور مکرم مبارک احمد صاحب ساقی مبلغ سلسلہ کی یہ ڈیوٹی لگائی کہ ہم سب کے گھروں میں جا کر ملاقات کریں اور یہ تحفہ پیش کریں. چنانچہ سبھی دوستوں نے شکریے اور خوشی کے جذبات کے ساتھ یہ تحفہ قبول کیا. جنہیں یہ کیک تحفۃً بھجوائے گئے. ان میں انگریز ہمسایوں کے علاوہ وانڈز ورتھ کے میئر صاحب علاقہ کے ایم پی Mr. Mellor ہمارے بینک کے مینیجر گیمبیا کے ہائی کمشنر صاحب اور دیگر سفراء شامل ہیں. ان کی طرف محترم شیخ صاحب کو شکریے کے خطوط آ رہے ہیں. جن میں انہوں نے جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا ہے. مثال کے طور پر ایک خط کو نقل کیا جا رہا ہے.

This is just to thank you for your generous gift of one of the delicious cakes which were distributed to residents of this road to celebrate your Festival. This was much appreciated by all with whom it was shared.

V. Hutchen (Mrs)
71 Grassenhall RD
South fields S.W18
12. 11. 1977

عید کے موقعہ پر چونکہ سڑک پر کافی رش ہوتا ہے. اس لئے پولیس کو پہلے سے اطلاع کر دی گئی تھی. چنانچہ ان کا ایک آدمی بھی ڈیوٹی پر رہا. اسی طرح ریڈیو پر بھی اعلان کیا گیا کہ مسجد فضل لنڈن میں عید کی وجہ سے گریسن ہال روڈ پر کافی رش ہے. اس لئے اگر لوگوں نے کہیں اور جانا ہو تو اس راستہ سے نہ جائیں. ورنہ ٹریفک میں مشکل پیش آئے گی.

لنڈن کے علاوہ جن جماعتوں میں نماز عید ادا کی گئی. ان میں سے چند کا ذکر ذیل میں کیا جاتا ہے.

مڈل سیکس

مڈل سیکس کے علاقہ کے دوستوں کو نماز عید مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ مبلغ اسلام نے ساؤتھ آل کمیونٹی سنٹر میں پڑھائی. نماز عید کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ، مکرم وکیل التبشیر صاحب اور مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن کے پیغامات احباب جماعت کو سنائے گئے. ان پیغامات کے متعلق محترم شیخ صاحب نے خاکسار کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ مختلف جماعتوں تک یہ پیغامات پہنچا دیئے جائیں تاکہ عید کے روز دوستوں تک یہ پیغامات پہنچ جائیں چنانچہ خاکسار نے بذریعہ ٹیلیفون اطلاع کر دی تھی.

خطبۂ عید میں مکرم نسیم احمد صاحب باجوہ نے قربانی کی اہمیت بیان کی اور جماعت کے دوستوں کو مساجد کی تعمیر اور آبادی کے لئے کوشاں رہنے کی طرف توجہ دلائی. اس موقعہ پر ساؤتھ آل. گرین فورڈ. ہنسلو اور سلو سے دوستوں نے شمولیت کی.

عید کے بعد مقامی حلقہ جات کے صدر صاحبان اور ان کی مجالس عاملہ کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی. جس میں ایک زیر غور مکان برائے مشن ہاؤس کے بارہ میں مشورہ کیا گیا. نیز مساجد فنڈ کے لئے چندہ جات کے وعدوں اور وصولی کی رپورٹ بھی لی گئی.

ہڈرسفیلڈ

ہڈرسفیلڈ میں Parish Hall میں مکرم انیس الرحمٰن صاحب مبلغ اسلام نے نماز عید پڑھائی. خطبۂ عید میں آپ نے احباب کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے نمونہ کو اختیار کرتے ہوئے کامل مسلمان بننے کی طرف توجہ دلائی اور صحیح معنوں میں اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنے کی تلقین کی. اسی طرح آپ نے احباب کو حضور اقدس، مکرم وکیل التبشیر صاحب اور مکرم امام صاحب مسجد فضل لنڈن کی طرف سے عید مبارک اور السلام علیکم کے پیغامات پہنچائے. نیز آپ نے مساجد فنڈ کے سلسلہ میں چندہ جات کی تحریک بھی کی. خصوصاً مستورات نے اس پر بہت خوشی کا اظہار کیا. اور ادائیگی بھی فوراً شروع کر دی.

سکاٹ لینڈ

سکاٹ لینڈ کے دوستوں کو نماز عید ہمارے انگریز مبلغ بھائی مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے گلاسگو میں پڑھائی. نماز عید کے بعد آپ نے دوستوں کو قربانیوں کی فلاسفی اور اصل حقیقت بتائی اور تلقین کی. کہ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اخلاص اور محبت و تقویٰ سے ہر قربانی دینے کے لئے ہر دم تیار رہنا چاہیئے. دعائیہ پیغامات پہنچانے کے علاوہ آپ نے مساجد فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی بھی تحریک فرمائی

ان علاقوں کے علاوہ جہاں نماز عید علیحدہ ادا کی گئی. ان میں بریڈ فورڈ. کیتھلے. بلیک برن. بریسٹن. مانچسٹر. جلنگھم. برمنگھم. کرائیڈن. آکسفورڈ اور ایسٹ لنڈن کی جماعتیں شامل ہیں

جہاں نماز عید علیحدہ ادا کی گئی ان میں سے صرف چند جماعتوں کا ذکر اوپر کیا گیا ہے. خدا تعالیٰ کے فضل سے انگلستان میں بیس سے زائد جماعتیں موجود ہیں. احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم صحیح رنگ میں اسلام و احمدیت کا پیغام دنیا کے اس خطہ تک پہنچا سکیں. اور اسلام کا جلد غلبہ ظاہر ہو. آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرارداد تعزیت

مجلس زعماء مجالس انصار اللہ ربوہ کے ماہانہ اجلاس میں جو ۱۰ر نومبر ۱۹۷۹ء کو بعد نماز عصر دفتر حدیقۃ المبشرین میں زیر صدارت محترم زعیم صاحب اعلیٰ انصار اللہ ربوہ منعقد ہوا. مندرجہ ذیل قرارداد تعزیت متفقہ طور پر پاس کی گئی.

مجلس ہذا کا یہ اجلاس اپنے رفیق کار مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب زعیم مجلس انصار اللہ دار العلوم شرقی ب کے والد محترم چوہدری فضل قادر صاحب کی المناک وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے. مرحوم پیدائشی احمدی تھے. احمدیت کے شیدائی اور خلافت سے دلی وابستگی رکھتے تھے. دور و نزدیک کہیں جلسہ وغیرہ ہو. بڑے جذبہ اور شوق سے اس میں شریک ہوتے تھے. نظام وصیت میں شامل اور بہت بے ضرر انسان تھے.

قیام پاکستان کے بعد اپنے گاؤں اٹھوال ضلع گورداسپور سے ہجرت کر کے چاہ ڈھینگانوالہ ضلع ملتان میں آباد ہوئے. ۱۹۶۶ء میں اپنا رقبہ فروخت کر کے گوٹھ رحمت آباد نزد محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر میں زمین خرید کی اور وہیں رہائش اختیار کر لی. جہاں ۴ر اکتوبر کو مختصر علالت کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملے. اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ. محمد آباد سٹیٹ میں ہی امانتاً دفن ہوئے.

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے قرب میں بلند مقام عطا فرمائے. جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے. اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو. آمین

ہم ہیں زعماء مجالس انصار اللہ ربوہ

وقفِ جدید کی اہمیت

وقف جدید اندرون ملک قرآنی علوم پھیلانے کے لئے قائم ہوئی ہے. سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی جاری فرمودہ یہ مبارک آسمانی تحریک اپنے معلمین کے ذریعہ سے خصوصاً دیہاتی جماعتوں میں بچوں اور نوجوانوں کو قرآنی علوم پڑھانے کا اہتمام کرتی ہے. تمام احباب سے توقع ہے کہ وہ جہاں معلمین وقف جدید سے پورا پورا تعاون فرماتے رہیں گے. وہاں وقف جدید کا چندہ بھی اضافہ کے ساتھ ۳۱ر دسمبر سے قبل خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کر کے خدا تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کریں گے.

(ناظم مال وقف جدید ربوہ)

درخواستِ دعا

میری دادی اماں طویل عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں. نیز میری امی جان کی آنکھوں میں موتیا اتر آیا ہے. اور آنکھیں بہت خراب ہیں. احباب جماعت سے خاص دعاؤں کی درخواست ہے. اللہ تعالیٰ جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے. اور لمبی زندگی دے. آمین

(امۃ الواسع بنت چوہدری ناصر الدین مرحوم دار الرحمت شرقی ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے پیارے مرحوم بھائی نواب محمد احمد خان صاحب

(مکرم سیّد محمد احمد صاحب منڈی بہاء الدین)

۲

دین کے معاملے میں سارے عمل حتّٰی کہ خفیف حرکات بھی مومنانہ شان کی حامل ہوتیں۔ نماز اور دعائیں باقاعدہ روزہ چند سالوں سے شوگر کی بیماری کی وجہ سے نہ رکھ سکتے تھے جس کا انہیں بہت افسوس رہتا تھا مگر مجبور تھے کیا کر سکتے تھے۔ انہیں جسم میں شوگر کم ہو جانے کی بیماری تھی جس کی وجہ سے مجبوراً انہیں ہر دو تین گھنٹے کے بعد کوئی میٹھی چیز کھانی پڑتی تھی۔ سلسلہ کے ڈسپلن پر ہمیشہ قائم اور چندوں میں بے حد باقاعدہ تھے اور یہ تحریک اپنے بچوں کو بھی کرتے رہتے تھے۔ اپنی آمد کی وصیّت باقاعدہ ادا کرتے تھے بلکہ بعض دفعہ ایڈوانس بھی۔ جائیداد کی وصیّت کا حصہ انہوں نے کئی برس ہوئے ادا کر دیا تھا۔ ان کے اس عمل کو دیکھ کر ان کی بیٹی عزیزہ راشدہ مبارکہ (جو میرے چھوٹے بھائی عزیزم سیّد امین احمد کی بیوی ہیں) بھی بہت باقاعدگی سے جماعت کے چندے ادا کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے توفیق دے کہ ایسا ہی کرتی رہے۔

خلیفۂ وقت کی دل میں بے حد عزّت اور باوجود ہم عمر، ماموں زاد بھائی اور بہنوئی ہونے کے ان کا نام بے حد عزّت اور اکرام سے لیتے تھے اور ان کے لئے دعا بھی بہت کرتے تھے اور انہیں دعا کے لئے بار بار لکھتے اور کہتے رہتے تھے۔ اکثر کہا کرتے تھے کہ خلیفۃ المسیح کو خط لکھتے ہی ان کی طرف سے دعا ہو جاتی ہے۔

جس چیز کو سچ اور صحیح سمجھتے اسے کر گزرتے تھے۔ مشورہ بھی کرتے مگر ہمیشہ جس بات پر دل پوری طرح اطمینان پکڑتا عمل ہمیشہ اسی پر کرتے۔ کبھی کسی سے مرعوب نہیں ہوئے بالخصوص امیر اور طاقتور سے کبھی بھی مرعوب نہیں ہوتے تھے بلکہ ایسے شخص سے جو امارت یا طاقت کی دھونس جماتا ہو ملنا بھی پسند نہ کرتے تھے۔

علمی مجالس سے لطف اندوز ہوتے یا سیدھے سادھے لوگوں کی مجلس پسند کرتے۔ صحت ساری عمر کمزور رہی۔ بتایا کرتے تھے کہ کالج کے زمانے میں ہی جمناسٹک کیا کرتا تھا اور میری صحت بہت اچھی ہو گئی تھی مگر جب سے مجھے یاد ہے صحت کمزور ہی دیکھی ہے۔ انہیں مستقلاً جسم میں شوگر کم ہو جانے کی بیماری تھی جس کی وجہ سے بلڈ پریشر کم رہتا تھا اور دن میں کئی بار میٹھی چیز کھانی پڑتی تھی غذا کی احتیاط کے باوجود وزن کم ہو جانے کا رجحان تھا۔ بعض دفعہ تو وزن بہت ہی کم ہو جایا کرتا تھا۔ کئی سال ہوئے گر کر دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں کی ہڈیاں ٹوٹ گئیں جو ٹھیک ہونے کے بعد اکڑ (Stiff) گئیں جس کی انہیں بہت تکلیف رہتی تھی۔ ایک لمبا عرصہ خونی بواسیر سے بیمار رہے۔ عرصہ پانچ سال ہوا اس کا اپریشن کروایا جو کامیاب رہا۔ پھر نروس تکلیف میں مبتلا ہو گئے اور عرصہ تین سال بے چینی اور شدید گھبراہٹ کے مریض رہے۔ ان کو اس حالت میں دیکھ کر سخت تکلیف ہوتی تھی اور ان کے لئے بہت دعا نکلتی تھی کچھ دیر ایکوپنکچر (Acupuncture) علاج بھی کروایا۔ عرصہ دو سال ہوا کہ پیشاب میں خون آنے کی وجہ سے کراچی میں اتنے بیمار ہوئے کہ بچنے کی امید نہ رہی مگر کامیاب اپریشن کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی ایسی کایا پلٹی کہ سب حیران رہ گئے اس صحت مندی کے بعد ایسے مستعد ہوئے کہ گویا دوبارہ جوان ہو گئے۔ پرانے تجرباتی شوق اور دوائیوں کے شوق پھر عود کر آئے۔ گھر میں ایک لیبارٹری قائم کر لی اور مختلف تجربات پھر سے شروع کر دیئے۔ کبھی کیمیاوی چائے بن رہی ہے کبھی کیمیاوی کتھہ۔ کچھ دیر سے پھلوں کے رس کو محفوظ کرنے کے تجربے کر رہے تھے بلکہ اس کام کی تجارت کی تیاری شروع کر دی تھی۔ لیبل بنا رہے تھے ڈبے تیار کروا رہے تھے وغیرہ وغیرہ مگر اچانک آخری وقت آ گیا۔ نفسیاتی لحاظ سے ان کی ساخت انٹروورٹ (Introvert) تھی یعنی الگ تھلگ رہنا پسند کرتے تھے۔ مجلس سے عمومی طور پر گھبراتے تھے۔ اپنے کام میں مگن سوچنا اور خاموشی سے کام کرتے رہنا۔ غصّہ کا اظہار بہت کم کرتے تھے۔ کبھی مَیں نے انہیں کسی کی دل آزاری کرتے نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی سے کبھی سنا کہ انہوں نے ایسا کیا ہو۔ کبھی چغلی نہ کھاتے بلکہ اسے سخت ناپسند کرتے۔ اگر انہیں کوئی برا بھلا کہے تو نظر انداز کر دیتے۔ کبھی جواب نہ دیتے۔ سُنتے سب کچھ تھے اور دنیا کے دکھ درد اور بُرے بھلے کو مکمل طور پر سمجھتے تھے مگر زبان پر کم لاتے تھے۔ ایک عجیب باخلق آدمی تھے جن سے دنیا کو سکھ تو پہنچا مگر دُکھ نہیں۔ کسی کے راز کو کبھی افشا نہ کرتے تھے۔ لوگوں کو ان پر اتنا اعتبار تھا کہ ہر شخص ہر قسم کا مشورہ ان سے اس لئے بھی کرتا تھا کہ کسی کو راز افشا ہونے کا ڈر نہ ہوتا تھا۔

کئی سال پہلے محدود مجلس (بشرطیکہ بے تکلّف احباب ہوں) کو پسند کرتے تھے مگر آخری عمر میں زیادہ لوگوں کی مجلس سے گھبرانے لگ گئے تھے بلکہ تنہائی پسند ہو گئے تھے اور اس تنہائی میں زندگی بسر کرتے کرتے وفات پا گئے

میری آخری ملاقات ان سے وفات کی رات سے ایک رات پہلے ہوئی۔ مَیں اتّفاق سے ربوہ گیا ہوا تھا۔ انفلوئنزا سے بیمار تھے لیٹے لیٹے ملے۔ دُعا کے لئے تاکید کرتے رہے۔ مَیں نے بھی دعا کی درخواست کی۔ دوسری شام اس لئے ملاقات نہ ہو سکی کہ مَیں کسی کے گھر رات کے کھانے پر مدعو تھا اور وہاں دیر ہو گئی وہاں بھی ان کی بیماری کا ذکر ہوا مگر کوئی فکر والی بات نہ تھی۔ رات نواب مسعود احمد خان کے گھر آ کر سویا صبح ۴ بجے کے قریب عزیزم عمر احمد نے جگایا کہ سرجن مبشر احمد نے کہلا بھیجا ہے کہ فوراً پہنچیں۔ ماموں محمد احمد کی طبیعت تشویشناک ہے۔ سخت فکر کی حالت میں کوٹھی دارالسّلام پہنچا تو کیا دیکھتا ہوں کہ بھائی پلنگ پر بیہوش پڑے ہیں اور سرجن مبشر احمد اور ڈاکٹر قریشی صاحب انہیں مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ میرے لئے یہ نظارہ بہت تکلیف دہ تھا اس لئے برداشت نہ کرتے ہوئے باہر برآمدے میں آ گیا۔ اتنے میں ڈاکٹر منور احمد صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ بھی پہنچ گئیں۔ اسی دوران میں دروازہ کھلا اور سرجن مبشر احمد جلدی سے ہسپتال گئے اور کچھ دیر میں کچھ ڈاکٹری سامان لے کر واپس لوٹ آئے اور اندر داخل ہو کر پھر سے دروازہ بھیڑ لیا۔ بیگم مرزا منور احمد صاحب (صاحبزادی محمودہ بیگم صاحبہ) میرے سامنے بیٹھی ہوئی آہستہ آہستہ زیرِ لب دعا کر رہی تھیں اور خاموشی سے آنسو بھی بہا رہی تھیں اور مَیں انہیں دیکھ کر دُعا کر رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھُلا اور سرجن مبشر احمد نے مجھے اندر آنے کا اشارہ کیا۔ مَیں اس وقت یہی سمجھا کہ یہ دونوں ڈاکٹر بھائی کا سانس دوبارہ درست کروانے میں کامیاب ہو گئے ہیں اس لئے کچھ خوشی اور ہمّت سے اندر داخل ہوا مگر اندر داخل ہوتے ہی پتہ چلا کہ بھائی وفات پا چکے ہیں مَیں دم بخود ہو کر رہ گیا۔ انّا للہ و انّا الیہ راجعون۔

پتہ نہیں کتنی دیر اسی سکتہ کی حالت میں رہا۔ آہستہ آہستہ یہ خبر پھیلنی شروع ہو گئی۔ عزیز اور رشتہ دار آنے لگ گئے صبح ہو گئی۔ اطلاع کرنے کے لئے ٹیلیفون ہوئے، تاریں لکھی گئیں اور بھیجی گئیں۔ عزیزوں اور دوستوں سے آہستہ آہستہ گھر بھر گیا۔ چند گھنٹوں بعد کرسیاں آ گئیں شامیانے لگ گئے تاکہ افسوس کرنے والے آرام سے بیٹھ سکیں۔ پھر لاہور سے، کراچی سے بھائی کے بچّے، داماد، بہوئیں، عزیز پہنچنے شروع ہو گئے۔ سسکیاں بھی سننے میں آتی رہیں۔ نظامِ وصیّت والے بھی آتے جاتے رہے۔ نہلانے والے نہلا بھی گئے اور کفن پہنا گئے۔ تابوت بھی آ گیا مگر ایک آواز اس گھر کی ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئی اور وہ میرے پیارے بھائی محمد احمد خانؓ کی تھی۔

اس غم کی حالت میں اس دن پہلی بار الحمدللہ میرے منہ سے اس وقت نکلا جب مجھے پتہ چلا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی طرف سے ان کی وصیّت کو منظور کرتے ہوئے انہیں قطعہ خاص میں دفن کرنے کی اجازت حضور نے عطا کر دی ہے اور دوسری بار ایک رشک آمیز الحمدللہ مَیں نے اس وقت پڑھی جس وقت نمازِ جنازہ کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ نے ان کے جنازہ کو خود کندھا دیا میرے دل نے کہا کہ اے خوش قسمت جا کہ اب تُو اصحابِ جنّت میں شامل ہو گیا ہے تدفین کی کارروائی کے بعد دعائیں کرتے ہوئے ہم خالی ہاتھ آہستہ آہستہ کوٹھی دارالسّلام آ گئے۔

(باقی بر صفحہ ۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ کے سالانہ اجتماع ۱۹۷۹ء کی مختصر روداد

(مرسلہ مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

(۲)

سیرۃ النبیؐ کی چند جھلکیاں

قرآن کریم، احادیثِ نبویہؐ اور ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دروس کے بعد سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر دو تقاریر ہوئیں۔

پہلی تقریر مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ نے کی۔ مکرم ملک صاحب نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حیاتِ طیبہ کا ذکر کرتے ہوئے آپؐ کے عزمِ صمیم، بلند ہمتی اور بے مثال شجاعت کے بعض نہایت ہی ایمان افروز واقعات بیان فرمائے جو اِس بات کی دلیل ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالاتِ انسانی تھے۔ بنی نوع انسان کے لئے اُسوۂ حسنہ تھے۔ آپؐ ایک لمبے عرصہ تک غربت و تنگ دستی کے دور سے گزرے مگر انسانی آنکھ نے ہمیشہ آپؐ کو صابر و شاکر پایا۔ کئی دفعہ فاقہ کشی تک نوبت پہنچی لیکن پائے استقلال میں کوئی لغزش نہ آئی۔ پھر جب راحت، آرام اور خوشحالی کا دور آیا تو یادِ خدا سے کبھی غافل ہوئے نہ حقوق العباد کی ادائیگی سے پہلو تہی کی۔ غرض آپؐ کی زندگی الحمد للہ علیٰ کُلِّ حالٍ کی عملی تفسیر تھی۔

آپؐ کی بہادری کا یہ عالم تھا کہ میدانِ جنگ میں دشمن کا سب سے زیادہ زور اُس جگہ پر ہوتا تھا جہاں آپؐ تشریف فرما ہوتے تھے۔ آپؐ ہمیشہ پیکرِ شجاعت بنے مردانہ وار مقابلہ کرتے یہاں تک کہ ایک دفعہ رات کے وقت مدینہ پر شب خون کا خطرہ محسوس فرمایا تو بغیر کسی کو بتائے یا ساتھ لئے خود ہی بنفسِ نفیس گھوڑے کی ننگی پیٹھ پر سوار ہو کر دشمن کا مقابلہ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

خدا اور رسولؐ کی اطاعت

دوسری اور اِس اجلاس کی آخری تقریر اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ کے موضوع پر مکرم مسعود احمد خاں صاحب دہلوی ایڈیٹر الفضل نے کی جس میں انہوں نے اللہ اور رسول اور اولی الامر کی اطاعت اور اس کی اہمیت کو بڑے دلنشین انداز میں بیان کیا۔

آپ نے بتایا خدا اور رسول کی اطاعت ہی دراصل اسلام کی روحِ رواں ہے۔ گو اصل اطاعت تو اللہ تعالیٰ ہی کی مقصود ہے لیکن رسول کی اطاعت اِس لئے فرض کی گئی ہے کہ وہ اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ ہی کی طرف بلاتا ہے اِس لئے رسول کی اطاعت اللہ ہی کی اطاعت متصوّر ہوتی ہے۔ پھر جس طرح رسول کی اطاعت دراصل اللہ کی اطاعت ہے اسی طرح اولی الامر یعنی خلیفۂ وقت کی اطاعت بھی ضروری ہے کیونکہ یہ بھی رسول ہی کی اطاعت شمار ہوتی ہے جیسا کہ حدیث میں آیا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے میرے امیر کی اطاعت کی اس نے خود میری اطاعت کی اور جس نے میرے امیر کی نافرمانی کی اس نے خود میری نافرمانی کی۔

پس مومنوں کی جماعت پر اللہ، رسول اور خلفاء کی پوری پوری اطاعت و فرمانبرداری واجب ہے یہی وہ راہ ہے جس سے انسان کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور وہ انعاماتِ الٰہیہ کا وارث بنتا ہے لیکن جو شخص اطاعت کا جُوا اپنی گردن پر نہیں اُٹھاتا وہ اپنے تئیں خواہ کتنا ہی نیک کیوں نہ سمجھے اس کے اعمال عنداللہ مقبول نہیں ہوتے۔ وہ خواہ لاکھ نمازیں پڑھے، روزے رکھے، صدقہ اور خیرات کرے اگر وہ کسی نہ کسی اعتبار سے اللہ، رسول اور خلفاء کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہے تو گویا اس کے سب اعمال اکارت گئے۔ وہ آخرت کی رسوائی کا مورد ٹھہرے گا۔

مکرم دہلوی صاحب نے اپنی تقریر کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کو اس نصیحت پر ختم کیا کہ نیک نیّتی کے ساتھ اور پوری اطاعت اور فرمانبرداری کے رنگ میں خدا اور اس کے رسول کے فرمودہ پر عمل کرنے کے لئے تیار ہو جاؤ کہ بہتری اسی میں ہے۔

دوسرا دن

(۲۷ اکتوبر ۱۹۷۹ء)

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے دوسرے دن کی کارروائی کا آغاز صبح ساڑھے چار بجے نمازِ تہجد سے ہوا جو محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر بیت المال (خرچ) نے پڑھائی۔ نوافل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے حضور پُرسوز دعاؤں کا یہ پُرلطف منظر نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ نمازِ تہجد کے بعد ساڑھے پانچ بجے فجر کی نماز بھی محترم صوفی صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔

پہلا اجلاس

نمازِ فجر کے بعد پروگرام کے مطابق اس روز کے پہلے اجلاس کی کارروائی مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعتِ احمدیہ کراچی کی صدارت میں پانچ بجکر ۵۴ منٹ پر شروع ہوئی۔

اِسلام کا خدا زندہ خدا ہے

سب سے پہلے مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودہا نے درس قرآن کریم دیا۔ آپ نے قرآن کریم کی سورہ بقرہ کی آیہ کریمہ جو آیت الکرسی کے نام سے موسوم ہے پڑھی اور اس کی تفسیر بیان فرمائی اور بتایا کہ اِس آیت میں خدا تعالیٰ کی ایسی صفات بیان ہوئی ہیں جو خدا کے زندہ خدا ہونے کا ثبوت ہیں۔ خدا تعالیٰ اَلْحَیُّ ہے۔ خود اپنی ذات میں ازل تا ابد زندہ ہے اور مخلوق کو زندگی بخشتا ہے۔ وہ اَلْقَیُّوْمُ ہے۔ خود اپنی ذات میں قائم ہے اور ساری دنیا اس کے سہارے قائم ہے۔ وہ خالقِ کائنات ہے اس کے علم کا دائرہ آسمانوں اور زمین پر محیط اور اس کی حکومت کائناتِ ارضی وسماوی پر حاوی ہے۔

آپ نے فرمایا اسلام نے زندہ خدا کا تصوّر پیش کیا ہے پس انسان کو چاہیئے کہ وہ خدا تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کے رنگ میں رنگین ہو کر اور اپنا سب کچھ چھوڑ کر خدائے حیّ و قیّوم کے ساتھ تعلق استوار کرے۔ وہ سچ مچ خدا کا ہو جائے تب خدا اسے نئی زندگی بخشے گا۔ وہ خدا کا مقرب بندہ بن جائے گا اور یہی انسانی زندگی کا اصل مقصد ہے۔

تلاوت قرآن کریم اور ارشاداتِ نبویہ

اس کے بعد مکرم مولانا محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی فاضل نے حدیث کا درس دیا آپ نے احادیثِ نبویہ کی رُو سے قرآن کریم پڑھنے والوں کے مراتب اور اُن کے اعلیٰ اجر کا ذکر کیا۔

آپ نے بتایا کہ قرآن کریم ایک ایسی کامل کتاب ہے کہ ہر انسان خواہ وہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہے یا معمولی پڑھا لکھا اہل علم و دانش میں سے ہے یا ہل چلانے والا معمولی کسان جو بسا اوقات رُک رُک کر قرآن کریم پڑھتا ہے، ہر کوئی اپنی اپنی استعداد کے مطابق اس سے استفادہ کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کا بہت بڑا ثواب ملتا ہے جس کا انحصار زیادہ علمیّت پر نہیں بلکہ اس مخلصانہ جدوجہد اور عاشقانہ جذبہ پر ہے جو انسان کلام اللہ کے پڑھنے اور اس کا مطلب سمجھنے کے لئے ظاہر کرتا ہے۔ آپ نے بتایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کریم کی کثرت سے تلاوت کی تلقین فرمائی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز قرآن کریم شفیع ہوگا۔ گویا اِس دنیا میں صبح و شام قرآن کریم کی تلاوت سے جہاں روحانی طور پر تسلی اور سکینت حاصل ہوتی ہے وہاں قیامت کے روز قرآن ہمارا سہارا اور موید ہوگا۔ کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو روحانی حلاوت اور برکتوں سے معمور اِس کتاب حکیم کو آنکھوں سے لگاتے اور دل میں بٹھاتے اور وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ آنَاءَ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ کی دعا کرتے رہتے ہیں۔ (باقی)

درخواستِ دعا

خاکسار تین چار روز سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحتِ کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔

(قریشی احسان اللہ دارالضیافت ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی

اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کے لئے ہدایات

خداوند تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ جلسہ سالانہ کے ایام قریب سے قریب تر آتے جا رہے ہیں۔ جلسہ میں شمولیت کے لئے جہاں ہزاروں ہزار افراد جماعت آتے ہیں وہاں بعض شرپسند اور ناپسندیدہ افراد کے آنے کا بھی احتمال ہوتا ہے۔

احباب جماعت کو اپنے فائدہ کے لئے درج ذیل ہدایات پر عمل کرنا چاہیئے:۔

- جملہ جماعتوں کے احباب کوشش کرکے اکٹھے سفر کریں تا سفر میں سہولت رہے اور جماعت کے ساتھ جو برکت ہوتی ہے اس سے بھی مستفیض ہوں۔
- اپنے ہمراہ صرف وہی سامان لائیں جو موسم کے لحاظ سے ضروری ہو۔ غیر ضروری سامان، کپڑے یا زیور نہ لائیں۔
- اپنے جملہ سامان پر نام اور مکمل پتہ (جہاں سے روانہ ہوں اور جہاں ٹھہرنا ہو) کے لیبل گوند یا لئی سے چسپاں کریں۔
- گاڑی پر چڑھتے یا اترتے وقت عجلت سے کام نہ لیں۔ مکمل حوصلہ، صبر اور سکون سے اپنا سامان گاڑی میں رکھیں نیز یہ بھی خیال رہے کہ راستہ میں بھی اپنے سامان سے غفلت نہ کریں۔
- بچوں کو زیور نہ پہنائیں بلکہ مصنوعی زیورات کے استعمال سے بھی اجتناب کریں۔
- اپنے بچوں کی جملہ وقت نگہداشت رکھیں اور چھوٹے بچوں کے گم ہونے سے بچانے کیلئے بچہ کا نام مع ولدیت اور پورا پتہ لکھ کر یا تو بچہ کی جیب میں ڈالدیں یا اس کے بازو پر باندھ دیں۔
- آپ جب ریلوے اسٹیشن یا بس کے اڈہ پر گاڑی سے اتریں تو اپنا سامان قلی کے حوالہ کرنے سے پہلے قلی کا نمبر دیکھ لیں اور کسی ایسے قلی کو سامان نہ دیں جس کے پاس نمبر نہ ہو۔ اپنے سامان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرنے کے بعد اسٹیشن یا اڈہ سے روانہ ہوں اور راستہ میں بھی قلی پر نگاہ رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کوئی دقت پیش آئے تو فوراً استقبال کے عملہ کو اطلاع دیں۔
- جہاں آپ کا قیام ہو جلسہ میں جانے سے پہلے اپنے سامان کی حفاظت کا مکمل بندوبست کر کے جائیں۔ نیز قیام گاہوں کے منتظمین کو بھی اپنی آمد و رفت سے باخبر رکھیں۔
- ہجوم میں جلد بازی عام طور پر نقصان کا باعث ہوتی ہے اسی وجہ سے جلسہ گاہ سے نکلتے وقت اسٹیشن نیز بسوں کے اڈہ یا جہاں کہیں بھیڑ ہو پوری تسلی، اطمینان اور وقار سے کام لیں۔ ایسے موقع پر جیب کتروں سے ہوشیار رہیں۔
- اپنی جیبوں سے تمام روپے عام لوگوں کے سامنے نہ نکالیں۔ نہ اپنے بٹوے کو ایسی جگہ پر لاپرواہی سے کھولیں جہاں تمام نگاہیں آپ کے بٹوے کا جائزہ لے سکیں۔
- مستورات کو چاہیئے کہ سفر و حضر میں پردہ کا خاص طور پر اہتمام کریں۔
- دوران قیام ربوہ پہاڑیوں پر چڑھنے سے اجتناب کریں۔ کیونکہ اس سے حادثہ کا امکان ہو سکتا ہے۔
- اگر کوئی شخص بدمزاجی سے پیش آئے یا کوئی لڑائی جھگڑا کرے تو آپ اس سے احتراز کریں یا بالموعظۃ الحسنۃ کے مطابق اسے حکمت و دانائی سے باز رکھنے کی کوشش کریں اور نرمی اور محبت سے اسے سمجھائیں۔
- سفر کے دوران متواتر استغفار، درود شریف اور مسنون دعائیں پڑھتے رہیں جلسہ کی کامیابی، پاکستان کے استحکام اور اسلام کی ترقی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔
- جلسہ کے منتظمین سے تعاون کا خاص خیال رکھیں جو آپ کی سہولت اور آرام کے لئے شب و روز کوشاں ہوں گے۔
- جلسہ کے اوقات میں اپنا وقت جلسہ گاہ میں گزاریں۔ تقاریر کے دوران بازار اور دکانوں میں نہ بیٹھیں۔
- امور عامہ کا دفتر جلسہ کے دوران بھی کھلا رہتا ہے اس لئے دوست ضرورت کے وقت دفتر تشریف لا سکتے ہیں۔
- کوئی دوست اپنے ہمراہ کسی قسم کا اسلحہ نہ لاویں۔

(ناظر امور عامہ)

نواب محمد احمد خان۔ بقیہ صفحہ ۵

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے مکینوں کو اور بھائی کے وارثین کو مستقل طور پر روحانی دارالسلام میں رکھے اور جتنا خزانہ دعاؤں کا وہ اپنے ورثاء اور دیگر عزیزوں کے لئے چھوڑ گئے ہیں انہیں اپنے وقتوں پر اپنے رحم اور فضل سے پورا کرتا رہے۔ آمین

عزیزم حامد امریکہ سے نہ پہنچ سکا اس لئے اس کے لئے خاص طور پر دعا دل سے نکلتی رہی۔ بھائی اپنی زندگی میں اس کی کامیابی کے لئے کوشش اور دعا کرتے رہتے تھے۔ شمیم اور شانی ماشاء اللہ عین وقت پر پہنچ گئے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو اور بھائی کی بیمار بیگم امۃ الحمید بیگم صاحبہ جو عرصے بیمار ہیں اور سب کی دعاؤں کی مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان پر اپنا فضل کرے اور اپنا خاص رحم فرما دے۔ آمین اور اسی طرح اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کی سب بہنوں اور ان کے بھائی پر ہمیشہ اپنا فضل کرتا رہے۔ آمین

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

قائدین مقامی و اضلاع سے گزارش ہے کہ وہ ہر ماہ جائزہ لیتے رہیں کہ خدام صد سالہ احمدیہ جوبلی کے روحانی پروگرام میں کس حد تک شامل ہو رہے ہیں۔ ہر ماہ کے نفلی روزہ، روزانہ کے دو نفل اور تسبیحات پڑھنے کی یاد دہانی بھی بار بار کرائی جائے۔ جملہ خدام سے بھی درخواست ہے کہ اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خاکسار کی بیماری کی کیفیت اور عاجزانہ درخواست دعا

از شیخ ناصر احمد۔ زیورک (سوئٹزرلینڈ)

اکتوبر ۱۹۷۸ء کے آخر میں خاکسار غیر معمولی تیز بخار کی حالت میں ہسپتال میں داخل ہوا۔ اور تین ہفتوں کے بعد ۱۴ نومبر کو خاکسار کا ایک مشکل اور پیچیدہ اپریشن ہوا۔ ہسپتال میں قیام سات ہفتے رہا۔ بعد میں صحت کی بحالی کی رفتار بہت آہستہ رہی۔ وہ بخار جو پہلے ہو جایا کرتا تھا وہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد پھر ہونا شروع ہو گیا۔ آخر جب ایک دفعہ بخار بہت تیز ہو گیا تو ڈاکٹر نے ۲۸ مئی ۱۹۷۹ء کو ہسپتال پہنچا دیا۔ علاج کے لئے خاکسار سولہ روز ہسپتال میں رہا۔ ہسپتال سے واپس آنے کے ڈیڑھ ماہ بعد خاکسار کو پھر غیر معمولی طور پر شدید بخار ہو گیا۔ اور ۳۰ جولائی کو تیسری بار ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ یہ معلوم ہوا کہ شوگر کی تکلیف ہو گئی۔ ڈاکٹروں نے بتایا کہ خون میں شوگر کی اس مقدار کی حالت میں مریض بالکل بے ہوش ہو جاتا ہے۔ لیکن میری عام حالت سوائے تیز بخار کے بہت اچھی تھی۔ آخر سترہ روز ہسپتال میں ٹھہرنے کے بعد خاکسار پھر گھر واپس آ گیا۔

موجودہ حالت خاکسار کی یہ ہے کہ دس بارہ ایام کے وقفہ کے بعد تیز بخار ہو جاتا ہے۔ بخار چونکہ بار بار ہوتا ہے اور اب دو تین ہفتوں سے درمیانی وقفہ بھی کم ہوتا جا رہا ہے اس لئے ڈاکٹروں کے خیال میں ایک دفعہ پھر ہسپتال میں داخل ہو کر مختلف ٹیسٹ کروانے ضروری ہو گئے ہیں۔ میں یہ سطور اس درخواست کے ساتھ لکھ رہا ہوں۔ کہ احباب کرام اور بزرگان خاص طور پر دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ڈاکٹروں کی راہنمائی فرمائے۔ انہیں مرض کی صحیح تشخیص کرنے میں کامیابی دے اور ان کے تجویز کردہ علاج میں اپنے فضل سے برکت ڈال کر خاکسار کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ اور مفید اور مبارک کام کرنے والی زندگی بخشے۔ اس سے قبل کل اکیاسی روز ہسپتال میں گزار چکا ہوں۔ اندازہ یہ ہے کہ ان سطور کے شائع ہونے کے چند روز بعد ہسپتال میں داخل ہونا پڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔ آمین

درخواست دعا۔ گنج مغلپورہ لاہور میں خاکسار کے ماموں زاد بھائی عزیزم چوہدری غلام محمد پرویز گذشتہ دس پندرہ روز سے ٹیکہ کی خرابی کی وجہ سے بیمار ہیں۔ دائیں بازو میں سوجن اور گلٹی سی پیدا ہو گئی ہے۔ احباب بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد عبدالغنی ایڈووکیٹ۔ ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس ماہ کے چندہ جات ازراہ کرم اسی ماہ میں ادا فرمائیے۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

-/۳۱۳ روپے کے وعدہ جات کی فوری ادائیگی کرنیوالوں کیلئے

"الحمدللہ، اللہ تعالیٰ احسن جزا دے" حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا اظہار خوشنودی

تعمیر ہال کا وعدہ کرنے والے ۲۷ مخلصین جماعت نے فوری ادائیگی کر دی

ربوہ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعمیر ہال کے لئے جاری شدہ تحریک کے تحت -/۳۱۳ روپے کے نئے وعدہ جات کی فوری ادائیگی کرنے والے ۲۷ مخلصین جماعت کی فہرست ملاحظہ کرنے کے بعد ان کے لئے دعا فرمائی اور اظہارِ خوشنودی کے طور پر اپنے دست مبارک سے تحریر فرمایا کہ :-

"الحمدللہ - اللہ تعالیٰ احسن جزا دے۔"

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان مخلصین کو اپنی جناب سے اجر عطا کرے اور دیگر وعدہ کرنے والوں اور ادائیگی کرنے والوں کو بھی اپنے اجر سے نوازے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

ان مخلصین کے اسمائے گرامی دعا کی غرض سے شائع کئے جا رہے ہیں :-

ربوہ :- مکرم صاحبزادہ مرزا فرید احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب ڈوگر۔ مکرم صاحبزادہ مرزا مبشر احمد صاحب مہتمم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب۔ مکرم میر داؤد احمد صاحب مرتضیٰ۔ مکرم میاں محمد اسحٰق صاحب۔ مکرم میاں لطیف احمد صاحب تمیم مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ مکرمہ اہلیہ میاں لطیف احمد صاحب تمیم۔ مکرمہ نعیمہ اختر صاحبہ اہلیہ شکور بھائی عینکوں والے۔ مکرم اعجاز احمد باجوہ صاحب۔ مکرم حاجی عبدالسمیع صاحب۔ مکرم رانا محمود احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ مکرم خالد مسعود صاحب۔ مکرم حکیم خورشید احمد صاحب شاد صدر عمومی۔ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ مکرمہ امۃ الحفیظ شوکت صاحبہ۔

گوجرانوالہ :- مکرم ملک محمود احمد صاحب نائب قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم خلیل احمد صاحب سولنگی قائد ضلع مجلس خدام الاحمدیہ۔ مکرم عطاء العزیز صاحب ابن مکرم مولوی محمد اعظم صاحب اکسیر مربی سلسلہ۔ مکرم ابرار احمد جانی صاحب۔

فیصل آباد :- مکرم منیر احمد صاحب زاہد ابن میاں مبارک احمد صاحب۔ مکرم الحاج شاہد احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد۔ مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد۔

جھنگ :- محترم میاں ناصر علی صاحب۔ محترمہ بیگم صاحبہ میاں ناصر علی صاحب۔ مکرم چوہدری ظفر اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع سرگودھا۔ مکرم منیر احمد صاحب چوہدری مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مقیم راولپنڈی۔

عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید

وقفِ جدید کے مالی سال کے اختتام پذیر ہونے میں صرف ایک ماہ کا قلیل عرصہ باقی رہ گیا ہے لیکن تاحال منظور شدہ بجٹ کا ایک کثیر حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہیں ہوا ہے۔ لہٰذا تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان اور متعلقہ عہدیداران سے درخواست ہے کہ براہِ مہربانی حسبِ سابق یکم دسمبر سے ۱۰ر دسمبر تک عشرہ وصولی چندہ وقفِ جدید منایا جائے اور کوشش کی جائے کہ تمام احباب سے چندہ وقفِ جدید سو فیصدی وصول ہو کر اختتامِ سال سے قبل ہی خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع ہو جائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

ولادت

میری بیٹی عزیزہ ثمینہ منصور زوجہ مرزا منصور احمد (ابن مرزا ناصر علی صاحب) کو مؤرخہ ۷ر نومبر ۱۹۷۹ء کو اللہ تعالیٰ نے پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے جس کا نام مہوش منصور تجویز کیا گیا ہے احبابِ جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا فرماوے۔ نیک، صالحہ اور خادمہ دین بناوے۔ آمین

(ملک سعادت احمد۔ شیزان انٹرنیشنل لمیٹڈ۔ بند روڈ لاہور)

درخواست دعا

برادرم میاں عبدالحکیم صاحب آف منگلپورہ کئی ماہ سے کمر اور ٹانگوں میں درد سے بیمار ہیں اب گو پہلے کی نسبت افاقہ ہے لیکن رات کو زیادہ تکلیف ہو جاتی ہے اور معمولی کوفت بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ احباب سے انکی صحتِ کاملہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نیز خاکسار بھی ایک ہفتہ سے مثانہ میں زخم اور درد کی وجہ سے بیمار ہے اور گھر میں محصور ہے احباب اس ناچیز کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا کر کے احسان فرمائیں۔

(محمد صدیق امرتسری۔ ربوہ)

ضرورت ڈرائیور

ایک ویگن کے لئے ایک محنتی دیانتدار احمدی ڈرائیور کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات صدر یا امیر جماعت کی تصدیق کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔ تنخواہ اور دیگر مراعات بالمشافہ طے کی جا سکتی ہیں۔

وسیم احمد ابن چوہدری محمد سلیم احمد
ایگریکلچرل ریسرچ سٹیشن۔ بہاولپور

انشاء اللہ تعالیٰ
جلسہ سالانہ
کے مبارک ایام میں،
مشہور دواخانہ
(حکیم نظام جان والا)
بالمقابل ایوانِ محمود ربوہ
میں
حسبِ سابق جاری
رہے گا
مینیجر مشہور دواخانہ ربوہ
فون نمبر ۶۳۸

دیانت و امانت میں منفرد ادارہ
فون ۶۶۴
علی اسٹیٹس پراپرٹی ڈیلرز
سکنی و زرعی زمین، مکانات اور کوٹھیوں کی خرید و فروخت کیلئے
ہمیں خدمت کا موقع دیں!
آپ کا خادم شیخ عبدالخالق۔ کالج روڈ چوک اقصیٰ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah